

حضرت مولانا

ولادت: 1875ء ☆ وفات: 1951ء



لکھتا ہوں مریشہ نہ تصدیہ نہ مٹنوی
حضرت غزل ہے صرف میری جان عاشقان

حالات زندگی نام سید فضل الحسن، تخلص حضرت، یوپی کے ایک قبصے میں 1875ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سید اظہر حسن ہے۔ حضرت مولانا کی ابتدائی زندگی دینی تعلیم مولانا کے ایک مکتب میں ہوئی، وہیں سے انہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا اور صوبے بھر میں اول آئے۔ 1895ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے بنی۔ اے کیا۔

حضرت مولانا نے طالب علمی کے زمانے میں ہی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ بنی۔ اے کرنے کے بعد انہوں نے ایک ادبی اور سیاسی پرچہ ”اردوئے معلیٰ“ کے نام سے جاری کیا۔ اس پرچے میں ایک باغیانہ مضمون ”مصر میں انگریز کی پالیسی“ چھاپنے پر ڈیڑھ برس قید با مشقت کی سزا ہوئی اور ”اردوئے معلیٰ“ بند ہو گیا۔

کلام کی خصوصیات

حضرت مولانا ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ وہ ایک غزل گو ہونے کے علاوہ اور بھی بہت کچھ تھے۔ ان کی زندگی بڑی درویشانہ تھی۔ بڑے سادگی پسند، قانع، منکر المزاج اور صلح جو انسان تھے۔ حضرت مولانا جیسی مخلص، کھری اور بے باک شخصیت کے حامل انسان کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں۔ مولانا زندگی بھر جن و صداقت کی راہ پر گامزن رہے۔ آزادی وطن کی راہ میں قید و بند کی صعوبتیں حوصلہ مندی اور استقامت سے برداشت کیں۔

سادگی اور سچائی مولانا حضرت مولانا ایک سید ہے سادے انسان تھے۔ ان کی غزلوں میں سچائی بھی ہے، سادگی بھی اور تصوف بھی۔ ان کے خیالات بڑے پاکیزہ اور صاف سترے ہیں جو ان کے عمدہ کردار کی عکاسی کرتے ہیں۔

صوفیانہ خیالات مولانا حضرت مولانا ایک درویش صفت انسان تھے۔ وہ عملی طور پر بھی ایک صوفی منش انسان تھے۔ ان کے خیالات بھی ایسے ہی تھے۔ لہذا ان کے کلام پر تصوف کا اثر غالب ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ دنیا کا ہر انسان خدا کا وفادار بن جائے۔ اس طرح انہوں نے غزل کو پاکیزگی کا لباس عطا کیا اور اس سے بھٹکے ہوئے انسان کو سیدھا ستد کھایا۔

حقیقت کا رنگ مولانا حضرت مولانا غزل کو صرف غزل دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ اس خیال کے مخالف تھے کہ اس میں فلسفہ اور حکمت کے موضوعات شامل کئے جائیں اور اس سے قومی رہنمائی اور قومی بیداری کا کام لیا جائے۔ وہ غزل میں صرف حسن و عشق کو کار فرمادیکھنا چاہتے تھے۔ وہ خود بھی عشق کی پیش محسوس کرچکے تھے اس لئے انہوں نے غزل میں اپنے عشق کے رنگ کو سمودیا اور ساتھ ہی ان کی غزل میں عشق حقیقی بھی آ گیا۔

قومی جذبہ مولانا حضرت مولانا ایک پکے مسلمان اور محبت وطن تھے۔ اپنی روایتوں اور اقدار پر جان دیتے تھے۔ وہ غاصب انگریز کو پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ انگریز برصغیرے والپس چلا جائے اس لئے ان کے کلام میں وطن سے محبت، سر زمین سے محبت اور قوم سے محبت کی جھلکیاں ملتی ہیں۔

فرہنگ

اللفاظ	معانی	اللفاظ
شیوه	مطلوب، غرض	مدعا
ثمار	راضی رہنے والے	اہل رضا
عفو الہی	وفا کی عادت	خوئے وفا
عرض خطا	آرزومند، خواہشمند	مشاق
جفا	سوال و جواب، بحث مباحثہ	چون و چرا
	خواہش، مانگ، طلب	تقاضا



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

www.usmanweb.com

کیشرا انتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

11. حضرت مولانا کا اصل نام تھا:
 (الف) فضل احمد (ب) حسن (ج) فضل الحسن
12. حضرت مولانا کا سن پیدائش ہے:
 (الف) 1875ء (ب) 1876ء (ج) 1877ء (د) 1878ء
13. حضرت مولانا کا سن وفات ہے:
 (الف) 1951ء (ب) 1952ء (ج) 1953ء (د) 1954ء
14. اردو شاعری میں حضرت مولانا کو کیا کہا جاتا ہے:
 (الف) شہنشاہ غزل (ب) بادشاہ غزل (ج) شہزادہ غزل (د) غزل کامیجا
15. ”ریس المخفر لین“، ان کو کہا جاتا ہے:
 (الف) اسماعیل میرٹھی (ب) جوش (ج) حضرت مولانا
16. انہوں نے تحریک آزادی کی خاطر جیل کی صعوبتیں بھی گزاریں:
 (الف) فیض (ب) جوش (ج) جگر مراد آبادی (د) حضرت مولانا
17. حضرت مولانا اس مقام پر پیدا ہوئے:
 (الف) دہلی (ب) موہان (ج) مراد آباد (د) گوالیار
18. حضرت مولانا اخبار نکالتے تھے:
 (الف) عودمندی (ب) کامریڈ (ج) اردو ی معلی (د) تحریک خلافت
19. حضرت مولانا اس تحریک سے وابستہ تھے:
 (الف) مسلم لیگ (ب) کامریڈ (ج) کانگریس (د) سودیشی تحریک
20. حضرت مولانا کی غزل کی روایت ہے:
 (الف) کیسے کیسے (ب) کا (ج) چلے (د) ہی نہیں
11. ”نکاتِ حسن“ ان کی مشہور کتاب ہے:
 (الف) مرزا غالب (ب) حضرت مولانا (ج) جگر مراد آبادی (د) اداب سری
12. حضرت مولانا کی مشہور کتاب ہے:
 (الف) مرأۃ العروس (ب) اردو ی معلی (ج) نکاتِ حسن (د) مٹی کا دیبا
13. اس غزل کے شاعر کا نام ہے:
 (الف) حضرت (ب) چراغِ الحسن (ج) تفضل الحسن (د) سید فضل الحسن
14. غزل میں قافیہ ہمیشہ آتا ہے:
 (الف) روایت کے بعد (ب) ہر شعر کو (ج) آخري شعر میں (د) مقطع میں
15. مطلع کہتے ہیں غزل کے:
 (الف) آخري شعرو کو (ب) درمیانی شعرو کو (ج) درمیانی شعرو کو (د) پہلے شعرو کو
16. ”اہلِ رضا“ کا مطلب ہے:
 (الف) اللہ جن سے راضی ہو گیا (ب) جو اللہ سے راضی ہو گئے (ج) رضا کار لوگ (د) جو لوگوں کو راضی کرتے ہیں
17. تیرے کرم عطا ہے:
 (الف) چین (ب) دریا (ج) موسم (د) پھول

دعا میں ذکر کیوں ہو مُذعا کا
کہ یہ شیوه نہیں اہل رضا کا

حوالہ شعر: مندرجہ بالا شعر نصیبی کتاب میں شامل حضرت مولیٰ کی غزل سے لیا گیا ہے۔

حوالہ شاعر: حضرت مولیٰ اردو غزل گوئی کی تاریخ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اردو شاعری کے ارتقاء میں ان کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ان کے خیال اور انداز بیان دونوں میں شخصی اور روایتی عناصر کی آمیزش ہے۔ حضرت مولیٰ کو قدیم غزل گو اساتذہ سے بڑا ہی ذہنی و جذباتی لگا تو تھا۔ قدیم اساتذہ کے مختلف رنگ حضرت کی شاعری میں منعکس دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت کی غزل میں ایک ذہنی گدگدی، ایک داخلی چھیڑ چھاڑ، ایک حسین چھپل کی عکاسی نظر آتی ہے۔ حضرت کی شاعری کا میدان ان معنوں میں محدود ہے کہ وہ جذبات حسن و عشق ہی سے سروکار رکھتے ہیں۔ ان کا دل ایک شاعر کا دل ہے اور ان کی شاعری کا محور محبت اور صرف محبت ہے۔



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

تشریح: حضرت موبانی کہتے ہیں کہ میں اپنی حاجتیں اور اپنی خواہشات دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور کیوں پیش کروں۔ وہ تو ہمارا رب ہے۔ ہمارے ظاہر اور پوشیدہ سارے اعمالے واقف ہے، ہماری ضرورتیں اور حاجتوں کو جانتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جس حال میں رکھے ہیں اسی میں خوش رہنا چاہئے۔ اس کی رضا میں ہماری خوشی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا میں خوش رہنے والے اپنی ضرورتیں اور حاجتیں اس کے سامنے نہیں رکھتے بلکہ صرف صبر اور نماز سے مدد لیتے ہیں اور ہمت اور استقلال کی دعائیں نگتے ہیں۔ مصائب والم کا مقابلہ پا مردگی سے کرتے ہیں۔

شعر نمبر 2

طلب میری بہت کچھ ہے مگر کیا
کرم تیرا ہے اک دریا عطا کا

حوالہ شعر اور حوالہ شاعر شعر نمبر 1 میں ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس شعر میں حضرت موبانی کہتے ہیں کہ میری توہاروں خواہشیں ہیں، ایک پوری ہوتی ہے تو دوسری شروع ہو جاتی ہے مگر میرا مالک ہر وقت عطا کئے جاتا ہے، مجھے ہر لمحہ نوازتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم، عطا اور نعمتیں ختم ہی نہیں ہوتیں۔ وہ اپنے بندوں کو عطا ہی کئے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سخاوت بیش بہا ہے، ایک دریا کی طرح ہے..... نہ ختم ہونے والی۔ ہم انسان ہی نا شکرے ہیں، ذرا ایک طلب پوری نہیں ہوتی تو شکوئے شروع کر دیتے ہیں۔ ہم مانگتے مانگتے تھک جاتے ہیں لیکن وہ دو جہاں کا مالک عطا کرتے کرتے نہیں تھکتا۔

شعر نمبر 3

نثار ان پر ہوئے اچھے رہے ہم
لقاضا تھا بھی خوئے وفا کا

حوالہ شعر اور حوالہ شاعر شعر نمبر 1 میں ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: حضرت موبانی کہتے ہیں کہ محبوب کے عشق میں ہم نے خود کو مٹا دا لا، اپنی خوشی، اپنی نعمتیں کیا اور ہمیں ایسا ہی کرنا چاہئے تھا کیونکہ وفا کا تقاضا یہی ہوتا ہے کسی کے لئے خود کو فنا کر لینا۔ اگر عشق حقیقی کے تناظر میں اس شعر کو دیکھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کو اپنارب مانتے ہیں تو ہمیں اس کے احکامات کو چون و چرا کے بغیر مانا ہے۔ جن چیزوں کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے ان پر عمل پیرا ہونا ہے اور جن امور سے منع فرمایا ہے انہیں چھوڑ دینا ہے۔ اپنے نفس اور اپنی ذات کو مارنا ہے۔ خود کو فنا کرنا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی حضرت محمد ﷺ سے وفا کا تقاضا ہے۔

شعر نمبر 4

گنہ گارو! چلو، عفو الہی
بہت مشاق ہے عرض خطا کا

حوالہ شعر اور حوالہ شاعر شعر نمبر 1 میں ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: حضرت موبانی اس شاعر میں خود کو اپنے جیسے دوسرے لوگوں کو ”گناہگار“ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں کیونکہ آج کل کے دوسرے لوگوں کو ”گناہگار“ کیا جائے گا۔ اے اپنے گناہ پر نادم ہونے والو! رحمت الہی سے مایوس نہ ہو۔ اس کی رحمت بہت وسیع ہے جس کی وسعت کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ اس کی درگز کی چادر بہت بڑی ہے، وہ ہمارے سب گناہ ڈھانپ لے گی۔ اللہ تعالیٰ کا عفو و درگز رعام اور وسیع ہے۔ صرف ندامت کے آنسوؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ندامت کے دو آنسو بہتے ہیں تو رحمت الہی جوش میں آتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ اپنے گناہ پر نادم ہے، شرمندہ ہے۔ میں اسے معاف کرتا ہوں۔ انسان سچے دل سے جب بھی اپنے گناہوں کی معافی مانگے گا تو وہ رب العالمین کبھی اسے مایوس نہیں کرے گا۔

شعر نمبر 5

جفا کو بھی وفا سمجھو کہ حضرت
تمہیں حق ان سے کیا چون و چرا کا

حوالہ شعر اور حوالہ شاعر شعر نمبر 1 میں ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس شعر میں شاعر خود کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ محبوب کی جفا کو اپنی وفا سمجھو۔ اگر وہ جفا کرتا ہے تو تمہاری محبت کا تقاضا ہے کہ اس سے محبت کرتے رہو، اس سے وفا کرتے رہو۔ تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس سے بحث کرو، اس سے تکرار کرو، اس برداشت کرو اور وفا کرو۔ عشق حقیقی کے تناظر میں اس شعر کی تشریح کچھ یوں ہے کہ کبھی ہماری زعاقیوں نہیں ہوتی یا ہمیں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرنا چاہئے، صبر اور شکر سے کام لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کی رضا پر راضی ہو جائیں

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

سوال 1 درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

(الف) درج ذیل اشعار کی تشریع کیجئے:

سے دعا میں ذکر کیوں ہو دعا کا کہ یہ شیوه نہیں اہل رضا کا گنے گارو....! چلو ، عفو الہی بہت مشتاق ہے عرض خطہ کا جواب کے لئے اشعار کی تشریع "ملاحظہ کیجئے۔

جواب

(ب) قافیہ کی تعریف کیجئے اور ذیل کے اشعار میں قافیہ کی نشان دہی کیجئے:

سے ثار ان پر ہوئے اچھے رہے ہم تقاضا تھا یہی خوئے وفا کا جفا کو بھی وفا سمجھو کہ حسرت تمہیں حق ان سے کیا چون و چرا کا قافیہ کی تعریف کے لئے اگلے صفحات پر "اصطلاحات شاعری" ملاحظہ کیجئے۔ دیئے گئے اشعار میں "خوئے وفا" اور "چون و چرا" قافیہ ہیں۔

جواب

(ج) اس غزل کی ردیف لکھئے:

اس غزل کی ردیف "کا" ہے۔

جواب

(د) درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھئے:

خوئے وفا ، جفا ، عفو الہی ، چون و چرا ، تقاضا

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر "فرہنگ" ملاحظہ کیجئے۔

جواب

(ه) درج ذیل الفاظ کی جمع لکھئے:

دعا ، شیوه ، مشتاق ، عطا ، خطہ

جواب

جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جواب
مشتاقان	مشتاق	شیوه	شیوه	ادعیہ، دعائیں	دعا	

درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

جواب

جواب کے لئے "کشیر الاتخالی سوالات" ملاحظہ کیجئے۔

جواب

سوال 3 کالم "الف" کے الفاظ کو کالم "ب" کے لفظوں سے ملائیے۔

جواب

کالم "ب"	کالم "الف"	جواب
خواہش مند	دعا	
خواہش	طلب	
قریان	عطایا	
بخشش	شار	
مقصد	مشتاق	

سوال 4 اس غزل کے قافیہ کے ہم الفاظ دس الفاظ لکھئے:

جواب

جفا ، دعا ، سزا ، دبا ، سانچا ، باجا ، انا ، ادا ، بیٹھا ، سوچا

All Classes Chapter Wise Notes

[Punjab Boards](#) | [Sindh Boards](#) | [KPK Boards](#) | [Balochistan Boards](#)

[AJK Boards](#) | [Federal Boards](#)

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودیہ مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں

پنجاب بورڈ، فیڈرل بورڈ، سندھ بورڈ، بلوچستان بورڈ، خیبر پختونخواہ بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class

Notes | Past Papers

12th Class

Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔۔

WhatsApp Group 0306-8475285

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM